

۹۔ یہاں بھی ”تکیہ“ کے معنی ”سہارا“ ہیں۔

شرح : اے اہل محفل ! شمع پر بھروسہ نہ کرو۔ یہ صبح ہونے تک بجھ جائے گی۔ گویا شمع کے سہارے بزم میں جو ہنگامہ آرائی ہے، وہ صرف رات بھر کے لیے ہے۔ صبح ہوتے ہی، شمع گل ہو جائے گی۔ ساتھ ہی ہنگامے کی بساط بھی پیٹی جائے گی۔

۱۰۔ لغات : رنجورِ خستہ تن : وہ بیمار، جس کا بدن زخموں سے پُور پُور ہو۔

شرح : میں بیمار ہوں، زخموں سے میرا بدن پُور پُور ہے۔ میں نے تکیہ مانگا۔ تم نے دُور سے پھینک دیا، جو مجھ تک نہ پہنچ سکا۔ اب تمہیں سوچو کہ میں وہ تکیہ کیونکہ اٹھاؤں؟

۱۱۔ شرح : میرے محبوب نے مجھے قتل کر ڈالا۔ میں گر گیا تو اسے یہ کیفیت دیکھ کر غش آگیا۔ چنانچہ وہ بھی گرا اور اس حال میں میری بے کفن لاش اس کے لیے تکیہ بن گئی۔

۱۲۔ لغات : من : وہ مُرہ، جو سانپ کے منہ میں رہتا ہے اور عام خیال یہ ہے کہ اندھیری رات میں سانپ اسے اُگل دیتا ہے تو وہ شعلے کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔

شرح : محبوب سے جدائی کی رات میں جو اذیت پہنچ رہی ہے، اس کا حال کیا بتاؤں؟ بس یہ سمجھ لیے کہ بستر سانپ بن گیا ہے اور تکیہ اس کا من ہے۔

۱۳۔ شرح : آپ جائز سمجھیں یا نہ سمجھیں، لیکن یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پہلے جس چیز کو تکیہ کلام کہتے تھے، اب اہل سخن اسے ”سخنِ تکیہ“ کہتے ہیں۔

”تکیہ کلام“ سے مراد ہے وہ لفظ یا جملہ جسے کوئی شخص دورانِ گفتگو میں بار بار دہرائے۔ لغت کے لحاظ سے ”سخنِ تکیہ“ کے بھی وہی معنی ہیں۔ میرزا کہتے ہیں کہ بلاشبہ تکیہ کلام ایک مسلم محاورہ بن چکا ہے، لیکن اب سخنوروں نے ”تکیہ کلام“ کی جگہ ”سخنِ تکیہ“